سنی لٹریری سوسائٹی

۴۹ ۔ ریلوے روڈ ○ لاہور ○ پاکستان

انتساب!

خطیبُ الملّت علاّمہ محمدُ الٰہی بخش صاحب کے
بے لوث جذبۂ تقریر
اور
حکیمِ اہلسُنّت حکیم محمدُ موسیٰ امرتسری صاحب
کے انتھک جذبۂ تحریر کے نام

——— مُرتّب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ واجمعین○

اللہ تبارک تعالٰی کے نام سے جس نے "عالم ارواح" میں تذکرۂ میلاد النبی ﷺ کا اہتمام و اذ اخذ اللہ میثاق .... کے تحت فرمایا۔ (آل عمران) آیت نمبر ۸۱)

اور کروڑوں درود و سلام امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جنہوں نے دو شنبہ یعنی پیر کا روزہ رکھ کر اپنے میلاد کی حسین یادوں کو تازہ فرمایا۔

؎ محمد ﷺ شمع محفل بود اندر لا مکاں خسرو
خدا خود میر محفل بود شب جائے کہ من بودم

اے مسلمانو! اے عشق و مستی کے سفیرو!! اے فخر آدم کے امینو!! اے رشک کلیم و مسیحا کے پیروکارو! اے محبت مصطفٰی ﷺ کی خوشبو بانٹنے والو!

مبارک، مبارک، مبارک

ماہ ربیع الاول کا چاند طلوع ہوا۔ فضاؤں میں نورانیت اور روحانیت کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ نورانی جلوے صبح بارہویں کی تجلیات میں شرکت کے لیے مچل رہے ہیں۔ کیوں

اس لیے کہ یہی وہ روز سعید ہے یہی وہ صبح سعادت ہے جس دن آسمان نبوت کا چاند، شب اسرٰی کا دولہا آفتاب درخشاں اور قمر تاباں سراجا" منیرا کا تاج پہنے کاشانہ عبداللہ ابن عبدالمطلب اور آغوش پاک آمنہ رضی اللہ عنہا میں ضوفگن ہوا اور اس کی ٹھنڈی میٹھی، دلکش روشنی نے زمانے کی سب تاریکیوں کو نور علی نور کر دیا۔

اے ربیع الاول! تو کیسا مقدس مہینہ ہے کہ تیری آمد پر عاشقوں کا غنچۂ دل کھل اٹھتا ہے۔ اویس رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور رومی و جامی کے جانشین جذب و وجد کے عالم میں وصل محبوب کے لیے بے تاب ہو جاتے ہیں، حسان بن ثابت

عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک کے سچے پیروکار.......

و احسن منک لم ترقط عینی۔ واجمل منک لم تلد النساء

(ترجمہ) (آپ سا حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور آپ سا صاحب جمال کسی ماں نے جنا نہیں) کے نغمے چھیڑتے ہیں۔ قبیلہ بنو بخار کی بچیوں سے قلبی لگاؤ اور روحانی تعلق رکھنے والی خواتین' پاکباز اور عفت ماب بچیاں بھی

طلع البدر علینا

ماداع للہ داع کے ترانے گاتی ہیں۔

لیکن ہائے افسوس کہ تصویر کا دوسرا رخ.......

ہم میں سے ہی کچھ ناعاقبت اندیش لوگ سہوا" یا عمدا" شعوری اور لاشعوری طور پر عشق و مستی اور محبت و عقیدت کے اس نور علی نور پروگرام پر "بدعت' کا لیبل لگانے میں مصروف نظر آتے ہیں۔

؎ بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جہاں ہر ایک مسجد سے نعت خوانی کی صدائیں آتی ہیں' عظمت رسول ﷺ کے نعرے گونجتے سنائی دیتے ہیں۔ وہیں اکا دکا اسپیکروں سے طنز و تنقید اور شرک و بدعت کا راگ بھی اپنے پورے لوازمات کے ساتھ الاپا جاتا ہے۔ ادھر مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام' یا نبی سلام علیک نعرۂ رسالت' یا رسول اللہ اور ادھر چہروں پر ناگواریاں' ماتھوں پہ بل' آنکھوں میں سرخی

شرک' بدعت' ناجائز

؎ شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

میلاد کیا ہے؟

حقیقت اور سچائی کو کسی دلیل اور وکالت کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن پھر بھی

اتمام حجت کے لیے اس کا اہتمام وقت کی ضرورت ہے۔ اس لیے چند ضروری گزارشات اپنے اپنے مقام کے مناسب بیان کی جاتی ہیں۔

جان لینا چاہئے کہ "میلاد" ولد سے ہے جس کے معانی پیدائش اور ولادت کے ہیں اور عید میلاد النبی ﷺ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے ذکر ولادت کا نام ہے۔ لفظ سیرت النبی ﷺ مضاف الیہ مرکب اضافی ہے جو کسی حدیث میں اس طرح استعمال نہیں ہوا۔ میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے محدثین نے احادیث کی کتب میں "باب المولود النبی ﷺ" کے نام سے باب باندھے ہیں۔

قرآن عظیم الشان میں جابجا حضور اکرم ﷺ کی ولادت و پیدائش، بعثت تشریف آوری کا تذکرہ موجود ہے۔

لقد جاء کم' لقد من اللہ' ارسلنک شاھد" و مبشرا" و نذیرا" ارسلنک الا رحمتہ للعالمین○

احادیث مبارکہ میں کہیں اول ماخلق اللہ نوری۔ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا' اور کہیں انا اکرم الاولین والاخرین کے الفاظ ملتے ہیں۔ الغرض پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہونے والے اس پاک نبی نے بارہا اپنی ولادت' حسب نسب اور شرف و بزرگی کا ذکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین) اس کے باوجود بعض لوگ مختلف قسم کے پمفلٹ اور کتابچے شائع کر کے مخالفت میلاد کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں لیکن شائد یہ بچارے **و رفعنالک ذکرک** کے تسلسل کو نہیں مانتے اور

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

کی حقیقتوں سے بے خبر ہیں ....

(فیصلہ قرآنی)

آیت **و ذکر ھم بایام اللہ** (القرآن) (ترجمہ) اور یاد دلاؤ ان کو

اللہ کے دن مفسرین کرام حضرت ابن عباس' حضرت ابی ابن کعب' حضرت مجاہد و قتادہ رضوان اللہ علیہم۔ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ

"ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے۔

(ابن جریر' تفسیر خازن' مدارک' مفردات راغب)

مقام غور ہے کہ انعامات خداوندی میں سب سے بڑا انعام **لقد من اللہ** کے تحت نبی کریم روٴف الرحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذات اقدس ہے تو پھر آپ کی تشریف آوری اور پیدائش کا دن ایام اللہ کے زمرے سے باہر کیسے ہو سکتا ہے۔ اور اللہ کے ارشاد فرمودہ دنوں کا ذکر عبادت اور حکم خداوندی کی تعمیل ہے نہ کہ بدعت' نعوذ باللہ من ذالک

آیت **قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفر حوا**

(ترجمہ) اے محبوب فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور رحمت کے ملنے پر) چاہیے کہ (لوگ) خوشی کریں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کا اظہار کرنا حکم الٰہی ہے اور بے شک نبی کریم کو رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجنا اللہ تعالی کی رحمت اور فضل عظیم ہے لہٰذا حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ہر جائز خوشی کا اظہار کرنا اس آیت پر عمل ہے' ثابت ہوا کہ "میلاد النبی" منانا بدعت نہیں بلکہ جائز و مستحب و مستحن ہے۔ (مفسرین کرام' اولیاء اور علمائے حق کی رائے)

علامہ اسمٰعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ صاحب تفسیر روح البیان آیہ الکریمہ محمد رسول اللہ ﷺ کے تحت فرماتے ہیں۔

کہ میلاد شریف کرنا بھی حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ایک تعظیم ہے جب وہ منکرات سے خالی ہو۔ امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ (روح

البیان صفحہ نمبر۲۶۱)

پھر فرماتے ہیں۔ کہ حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہ میلاد شریف کو بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں۔ (روح البیان صفحہ نمبر۲۶۱)

حضور امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "دیگر درباب مولود خوانی اندراج یافتہ بود۔ در نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است" (مکتوب نمبر۷۲ جلد سوم)

(ترجمہ) آپ کے خط میں میلاد خوانی کے متعلق درج تھا (اس کا جواب یہ ہے) کہ اچھی آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں قصائد نعت و منقبت میں کیا مضائقہ ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدث عبدالرحمن ابن الجوزی جن کی عظمت کو مخالفین میلاد کے امام ابن تیمیہ نے بھی تسلیم کیا اور لکھا کہ "فن حدیث میں آپ کو کمال مہارت تھی" وہ محدث ابن جوزی اپنی کتاب "بیان المیلاد النبوی" میں فرماتے ہیں۔

یہ عمل ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ، مصر، یمن، شام تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد النبی ﷺ کی محفلیں قائم کرتے ہیں۔ لوگ جمع ہوتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے۔ غسل کرتے، عمدہ لباس، زینت و زیبائش، عطر و گلاب اور سرمے کا اہتمام کرتے ہیں"

آگے لکھتے ہیں۔ اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت اولاد، پوتوں اور نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی اور شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

میلاد النبی کو بعد کی ایجاد کہنے والے اور سلف صالحین کے اعمال نہ ماننے والے اپنے عقیدے پر غور فرمائیں۔

محدث صاحب نے محفل میلاد کی برکت سے یہودی میاں بیوی کے ایمان لانے کا واقعہ بھی لکھا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے روز حضور ﷺ کے مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود پڑھتے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے "فرماتے ہیں"

پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل مقرر ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں"

(فیوض الحرمین صفحہ نمبر ۲۷)

یہی شاہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

"میرے والد صاحب نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ وہی بھنے ہوئے چنے آپ کے رو برو پڑے ہیں اور آپ بہت ہی مسرور اور خوش ہیں۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔

"کہ فقیر کے مکان پر سال میں دو مجلس، ایک ذکر وفات، دوسری ذکر شہادت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتی ہیں۔ سینکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں درود و قرآن پڑھا جاتا ہے وعظ ہوتا ہے پھر سلام پڑھا جاتا ہے بعد ازاں کھانے پر ختم شریف پڑھ کر

حاضرین کو کھلایا جاتا ہے اگر یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہ کرتا۔

(فتاوی عزیزیہ جلد اول)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ پیرو مرشد تھانوی، گنگوہی و نانوتوی صاحبان فرماتے ہیں۔

"مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ)

شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر آپ کی روح پر فتوح کو ثواب پہنچانے میں ہی انسان کی سعادت کامل ہے۔ (شفاء السائل)

نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے اسے خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند پیدا ہوا ہے ابولہب نے اس خوشی میں انگلی سے اشارہ کیا کہ جا آج سے تو آزاد ہے۔

مرنے کے بعد ابولہب جیسے کافر اور دشمن اسلام کو بھی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا میلاد یعنی پیدائش کی خوشی منانے پر فائدہ حاصل ہوا۔ (صحیح بخاری میں ہے)

کہ جب ابولہب مرا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں بہت برے حال میں دیکھا، پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا تم سے الگ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی۔ ہاں البتہ نبی اکرم کی پیدائش کی خوشی میں جس انگلی سے لونڈی ثوبیہ کو آزادی کا اشارہ کیا تھا اسی سے پانی نکلتا ہے (جس سے میرے عذاب میں کمی ہوتی ہے (بخاری شریف)

اس حدیث کو اور بھی محدثین اور شارحین نے نقل کیا ہے لیکن یہاں ایک حوالہ مخالفین میلاد کے گھر سے کافی ہوگا۔ ابن امام الوہابیہ عبداللہ بن محمد بن

عبدالوہاب نجدی نے یہ حدیث مندرجہ بالا اپنی کتاب مختصر سیرت الرسول ﷺ
"میں نقل کی ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے"۔

حضرت شاہ عبدالحق شیخ المحققین محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

اس واقعے میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرور دوعالم ﷺ کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جیسا کافر حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے کی وجہ سے وہ انعام سے نوازا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف مناتا ہے لیکن چاہئے کہ محفل میلاد عوام کی بدعتوں اور گانے و حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔ (مدارج النبوت)

علامہ امام احمد بن محمد القسطلانی شارح بخاری رحمتہ اللہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں۔

"حضور ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے و خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر اللہ تعالی کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد منایا جاتا ہے اور میلاد منانے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اللہ تعالی اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ماہ ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت علت ہو جائیں اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔

زرقانی علی المواہب صفحہ نمبر ۱۳۹

میلاد کا دن "عید"

بعض لوگ عید میلاد النبی ﷺ کو عید کہنے پر بھی اعتراض کرتے ہیں جو ان کی کم علمی اور اسلام سے لاواقفیت کا سبب ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کے مطابق جمعۃ المبارک آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن بھی ہے۔ اور عید کا دن بھی ہے۔ بلکہ عند اللہ عید الاضحی اور عید الفطر سے بھی بڑا دن ہے۔

(مشکوۃ)

لہذا آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن اگر عید ہے تو فخر آدم و بنی آدم کا یوم پیدائش عید کیسے نہ ہو۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا جب انہوں نے کہا۔

اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ" من السماء تکون لنا عیدا" لاولنا واخرنا (القرآن ۶/۴)

(ترجمہ) اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما تاکہ وہ (خوان اترنے کا دن) ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو۔

غور فرمایئے جس دن خوان اترے وہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اگلوں پچھلوں کے لیے عید ہو۔ تو جس دن اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت و رحمت حضور ﷺ تشریف لائیں اس کے عید ہونے میں کیا شک ہے۔

"میلاد اور صاحب میلاد"

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم سے پیر کو روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا

(ترجمہ) اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔

(مشکوۃ صفحہ ۱۷۹)

معلوم ہوا کہ سرکار مدینہ ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پیر کا روزہ رکھ کر شکر ادا فرماتے تھے اللہ اللہ صاحب میلاد علیہ السلام نے اپنا میلاد اس طرح سے منایا۔

حضرت امام قسطلانی شارح بخاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شارح مشکوۃ رحمتہ اللہ علیہما جیسے محدثین نقل فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل، جیسے اکابر علماء امت نے تصریح کی ہے کہ "شب میلاد شب قدر سے افضل ہے" نیز فرمایا جب آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دن جمعتہ المبارک میں ایک خاص مقبولیت کی ساعت ہے تو سید المرسلین ﷺ کے میلاد کی ساعت کے متعلق تیرا کیا خیال ہے (اس کی شان کا کیا عالم ہو گا)

(زرقانی شرح مواہب)

(مدارج النبوت صفحہ ۲/۱۳)

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمتہ نے امام فخرالدین رازی (صاحب تفسیر کبیر) سے نقل فرمایا کہ "جس شخص نے میلاد شریف کا انعقاد کیا اگر عدم گنجائش کے باعث صرف نمک یا گندم یا ایسی ہی کسی چیز سے زیادہ تبرک کا اہتمام نہ کر سکا۔ برکت نبوی ﷺ کے سبب ایسا شخص محتاج ہو گا نہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا۔

(نعمتہ الکبری صفحہ ۹)

ان آئمہ کرام، فقہاء عظام اور محدثین کے ناموں کی مختصر فہرست جنہوں نے میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر باقاعدہ کتابیں لکھی ہیں۔

۱۔ حسن المقصد فی عمل المولد — امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ جزائی المولد الشریف — امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ المورد الروی فی المولد النبوی — ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ مولد النبی ﷺ — حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ

۵۔ المورد النبی فی مولد النبی — حافظ عراقی رحمتہ اللہ علیہ

۶۔ جامع آلاثار فی مولد النبی المختار — حافظ ناصر الدین دمشقی رحمتہ اللہ علیہ
۷۔ عرف التعریف بالمولد الشریف — امام شمس الدین ابن الجزری رحمتہ اللہ علیہ
۸۔ بیان المیلاد النبوی — عبدالرحمن محدث ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ

کیا یہ جلیل القدر بزرگ بدعت کا پرچار کرتے رہے ہیں؟ نعوذ باللہ
(وہابی رسالہ)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

مخالفین میلاد کا ترجمان رسالہ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور) ۲۷ مارچ ۸۱ء لکھتا ہے کہ اگر عید کے نام پر ہی آپ کا یوم میلاد منانا ہے تو رحمتہ للعالمین ﷺ کو دیکھا جائے کہ انہوں نے یہ دن کیسے منایا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ دن منایا اتنی سی ترمیم کے ساتھ کہ اسے تنہا عید میلاد نہیں رہنے دیا بلکہ "عید میلاد اور عید بعثت کہہ کر منایا اور منایا بھی روزہ رکھ کر اور سال بہ سال نہیں بلکہ ہر ہفتے منایا۔

(مجلہ اہل حدیث) عبارت ختم ہوئی)

سبحان اللہ۔ یعنی کہ خود مان لیا کہ نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے عید میلاد بھی منائی اور عید بعثت بھی۔

آخری گزارش

"جلوس اہل حدیث" اور جشن دیوبند کا اہتمام دھوم دھام سے کرنے والے اور میلاد النبی ﷺ کی محفلوں اور جلسوں کو بدعت کہنے والے غور فرمائیں کہ ان کے فتوی بدعت کی زد اللہ، رسول، قرآن، صحابہ کرام، محدثین کرام، مفسرین امت اور سلف صالحین پر تو نہیں پڑ رہی اور اگر ایسا ہے تو اپنے عقائد اور آراء پر

نظرثانی فرمائیں اے کاش! یہ لوگ بجائے مسلمانوں کو میلاد شریف اور صلوۃ وسلام جیسے مبارک افعال سے روکنے کے، شراب، جوا، زنا، چوری، رشوت جھوٹ، غیبت اور ان جیسی دوسری برائیوں کے مٹانے کے لئے جدوجہد کرتے مگر...... برتن سے وہی کچھ نکلتا ہے۔ جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ (حدیث)

بہر حال **ماعلی الرسول الا البلاغ۔**

ہم سیدھے سادھے دوستوں اور بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ میلاد دشمنی کا پرچار کرنے والوں کے زبانی اور قلمی شر سے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو بچائیں۔

موضوع تفصیلی ہونے کے باوجود اختصار کے ساتھ چند گزارشات پیش کی ہیں۔ حالانکہ میلاد کے بیان کیلئے دفتر درکار ہیں۔

سینوں کے نام!

میرے عزیزو! ڈھول تماشے، میوزک اور گانے باجے میلاد منانے کا طریقہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسلام میں اس کی گنجائش ہے۔ اللہ اور اس کے پیارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر خیر کرو، میلاد کی محفلیں سجاؤ، درود شریف اور نعت خوانی کا اہتمام کرو۔ صدقات و خیرات کرو۔ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ خلاف شرع حرکات کرنا دراصل میلاد دشمنی کی دلیل ہے۔

ے سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

اپنے حبیب کو سراجا" منیرا" کا تاج پہنا کر بھیجنے والے رب سے دعا ہے کہ اس مسکین کی عاجزانہ سعی قبول فرمائے (آمین)

یارسول اللہ انظر حالنا　　یا حبیب اللہ اسمع قالنا

والسلام

○ ...... (س) ہم لوگ ختم اور درود کی مجالس کروا کر مرحومین کو ایصال ثواب بخشتے ہیں کیا یہ جائز ہے اور کیا یہ ثواب ان تک پہنچتا ہے؟

☆ ..... (ج) میت کو ثواب پہنچتا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور (میگزین) ۷ر تا ۱۳ر اپریل ۱۹۸۹ء

ختم و درود

ڈاکٹر امنت علی، گگھڑ منڈی

س .... رسم قل، رسم چہلم وغیرہ اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات اور سنت نبوی کے ہوتے ہوئے ان رسومات کو مذہب اسلام میں کیا اہمیت حاصل ہے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں بھی یہ رسومات ادا کی جاتی تھی۔؟

ج .... اگر ان کو شریعت میں ضروری نہ سمجھا جائے بلکہ انتظام کے طور پر آسانی سے لوگوں کو جمع کرنے کیلئے دنوں کو مقرر کر لیا گیا تو اس میں گنجائش ہے اسی لئے ان کو رسم کہا جاتا ہے، سنت نہیں کہا جاتا اس میں تو شک نہیں کہ قرآن پاک پڑھ کر یا ذکر اذکار کرکے ثواب میت کو پہنچانا باعث ثواب ہے اگر یہ سمجھا جائے کہ بغیر تیسرے دن کے ثواب ہی نہیں پہنچتا تو ناجائز ہوگا مگر ایسا کوئی مسلمان بھی نہیں سمجھ سکتا، اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں وسعت پیدا فرمائے۔

رسم قل

رسم چہلم

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی کے فتوے

روزنامہ جنگ لاہور (میگزین) بروز جمعہ ۱۲ تا ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء

سنّی ترانہ

داتا کے مجاہد آئے ہیں
خواجہ کے سپاہی چھائے ہیں
ہیبت سے نجدی لرز گئے
گستاخ سبھی گھبرائے ہیں
داتا کے مجاہد آئے ہیں......

یا غوث کا نعرہ لب پہ ہے
کملی کا سایہ سب پہ ہے
ھم شیخ مجدّد کے عاشق
سرھند سے جذبہ لائے ہیں
داتا کے مجاہد آئے ہیں......

ناموسِ نبی پر جان فدا
سب سوچیں سب ارمان فدا
ھم تازہ لہو کے نذرانے
پلکوں پہ سجا کر لائے ہیں
داتا کے مجاہد آئے ہیں......

ھم سنّی ہیں اللہ کی قسم
طیبہ کی قسم، کعبہ کی قسم
تعظیم رسالت کے پرچم
ہم نے ہر سو لہرائے ہیں
داتا کے مجاہد آئے ہیں......

وہ دیکھو سنّی جاگ گئے
میدان سے نجدی بھاگ گئے
بے ادبی جن کے بیج میں تھی
وہ پودے سب مرجھائے ہیں
داتا کے مجاہد آئے ہیں......

یہ لمحہ ہے بیداری کا
یہ موقعہ ہے تیاری کا
شہزاد بتا ہر سنّی کو
شیطان نے جال بچھائے ہیں

داتا کے مجاھد آئے ہیں

منجانب سنّی لٹریری سوسائٹی
الراقم شہزاد ملک مجددی سنی حنفی